چند غور طلب باتیں!!

(۱۱) اگر صرف انجمن ہم پر حکمران کافی ہے۔ تو بتاؤ۔ کہ دوسری انجمنوں اور ہماری انجمنوں میں فرق کیا ہے۔ بلکہ ہمارے فرقہ اور دوسرے فرقوں میں مابہ الامتیاز کیا ہے۔ سب میں چندے دینے والے خدا ورسول کی محبت واطاعت کا دم بھرنے والے توموجود ہیں۔ لیکن جوان کی حالت ہے وہ عیاں راچہ بیان کی مصداق۔ کیا ندوہ کا حال عیاں نہیں۔ کیا انجمن حمایت الاسلام میں آئے دن کی کشمکش موجب عبرت نہیں۔ اب تک توہم اپنی خصوصیت یہ سمجھتے تھے۔ کہ ہم ایک زندہ امام رکھتے ہیں جن پر جاکر ہماری تمام آوازیں ختم ہو جاتی ہیں۔ وہ ہماری تمام نزاعوں میں حکم ہے۔ اسلئے کوئی نزاع بڑھ نہیں سکتی۔ کوئی غلط عقیدہ پھیلنے نہیں پاتا۔ لیکن اگر ہم بغیر امام کے ہو جائیں گے توپھر وہی بیماری ہم میں عود کر آئے گی۔ جو دوسرے فرقوں میں ہے ؛

(۱۲) کہا جاتا ہے کہ مسئلہ کفر اور بعض دوسرے معتقدات اشاعت اسلام اور اپنے سلسلہ کی ترقی کے لئے سم قاتل ہیں۔ اور

یہ کسی مصیبت کا پیش خیمہ ہے۔

ہم کہتے ہیں جب ہم تھوڑے تھے جب ہماری تعداد بمشکل ملا کر ۳۱۳ بمشکل بن سکی تھی۔ جب اس وقت ہماری ہستی قایم رہی تواب جبکہ ہم کئی لاکھ ہیں ہم کس طرح فنا ہو سکیں گے۔ اگر اپنے ہادی کی ہدایات پر قایم رہے ؛

دو آیتیں تدبر کے لئے پیش کرتا ہوں ؛

یاایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا الیھود والنصٰرٰی اولیاء بعضھم اولیاء بعض ومن یتولھم منکم فانہ منھم ان اللّٰہ لا یھدی القوم الظٰلمین۔ فتری الذین فی قلوبھم مرض یسارعون فیھم یقولون نخشٰی ان تصیبنا دائرۃ فعسی اللّٰہ ان یاتی بالفتح او امر من عندہٖ فیصبحوا علٰی ما اسروا فی انفسھم ندٰمین ط

اے مومنو! یہود ونصاریٰ کو اپنا دوست نہ بناؤ۔ ایک دوسرے کے دوست رہیں۔ جو تم میں سے کوئی ان کے ساتھ دوستی رکھیگا تووہ بھی انہی میں سے ہوگا۔ اللہ ظالموں کو کامیاب نہیں کرتا جن کے دلوں میں مرض ہے۔ وہ ان سے دوستی کرنے میں جلدی کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہم کو کسی مصیبت میں پڑجانے کا اندیشہ ہے۔ عجب نہیں کہ اللہ فتح یا خوشی کی بات اپنی جناب سے ظاہر فرمائے۔ اور یہ لوگ اپنے اس بُرے خیال پر نادم ہوں ؛

دوسری آیت :- واذکروا اذ انتم قلیل مستضعفون فی الارض تخافون ان یتخطفکم الناس فاٰوٰکم وایدکم بنصرہٖ ورزقکم من الطیبٰت لعلکم تشکرون (یاد کرو جب تم تھوڑے تھے زمین میں کمزور۔ تم ڈرتے تھے کہ لوگ تمہیں اچک نہ لیجائیں۔ پس تمہیں پناہ دی۔ اور تمہیں نصرت دی۔ اور تمہیں طیبات سے رزق دیا تاکہ تم شکر کرو) پس بزدلی نہ دکھاؤ۔ بلکہ مشکلات کا مقابلہ کرو۔ اور اپنی خصوصیات کو نہ مٹاؤ۔ ورنہ تمہاری ہستی معرض خطر میں ہے ؛

(۱۳) مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں۔ جو شخص ایک مسلمان کو کافر کہتا ہے۔ اس صورت میں اُسے ایک بڑی غلطی کا مرتکب سمجھتا ہوں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی مسلمان کو کافر کہتا ہے وہ کافر ہو جاتا ہے ؛

(۱۴) مولوی محمد علی صاحب کہتے ہیں۔ کفر دو قسم ہے۔ ایک اصل اسلام کا کفر اور دوسرا اسلام کی کسی فرع کا کفر۔

ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پرنٹر و پروپرائٹر و پبلشر کے لیے شایع ہوا ؛

اور مسیح موعودؑ کا کفر بھی ایک فرع کا کفر ہے ٭

مگر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں (۱) ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا (۲) دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا × × × × اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے

کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں (حقیقۃ الوحی ۱۷۹)

اب چاہو تو مولوی محمد علی کی مانو چاہے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی۔ ہاں ۱۹۰۶ء کے محمد علی کا مذہب بھی یہی تھا وہ ریویو میں لکھتے ہیں:۔

"بعض فروعی مسایل کو اگر الگ بھی رکھا جائے تاہم اصولی مسایل تو بالکل جدا نہیں ہو سکتے۔ پس کسی تجویز کا یہ منشاء تو ہو سکتا تھا کہ ہم اپنے عقاید کے خلاف کوئی اور اسلام پیش کرینگے"

یعنی ہمارے اور غیر احمدیوں کے عقاید میں اصولی اختلاف ہے اور خلیفۃ المسیح بھی اصولی اختلاف سمجھا کرتے تھے۔ جیسا کہ انہوں نے فرمایا:۔

"ایمان بالرسل اگر نہ ہو تو کوئی شخص مومن مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اور اس ایمان بالرسل میں کوئی تخصیص نہیں عام ہے خواہ وہ نبی پہلے آئے یا بعد میں آئے۔ ہندوستان میں ہو کسی اور ملک میں کسی مامور من اللہ کا انکار کفر ہو جاتا ہے۔ ہمارے مخالف حضرت مرزا صاحب کی ماموریت کے منکر ہیں۔ اب بتاؤ کہ یہ اختلاف فروعی کیونکر ہوا۔ قرآن مجید میں تو لکھا ہے۔ لا نفرق بین احد من رسلہ۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انکار میں تو تفرقہ ہوتا ہے"

(۱۵) مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں جس شخص کو تبلیغ پہنچ جائے۔ وہ اگر صرف انکار کرتا ہے۔ تو دائرہ اسلام سے خارج نہیں ٭

مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے خط میں عبد الحکیم کو لکھتے ہیں:۔

"ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے۔ اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا۔ وہ مسلمان نہیں ہے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳)

یعنی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

(۱۶) مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں کہ غیر احمدیوں کے پیچھے جہاں کفر کا فتوےٰ نہیں۔ نماز پڑھنی جائز ہے بلکہ پڑھ کر۔ پھر دُھرانی۔ ایک بڑی غلطی ہے ٭

مگر حضرت مسیح موعود۔ خان محمد عجیب خان آف زیدہ کے استفسار پر کہ بعض اوقات ایسی لوگوں سے ملنے کا اتفاق ہوتا ہے جو اس سلسلہ سے اجنبی اور ناواقف ہوتے ہیں ان کے پیچھے نماز پڑھ لیا کریں۔ فرماتے ہیں کہ اوّل تو کوئی ایسی جگہ نہیں۔ جہاں لوگ واقف نہ ہوں۔ اور جہاں ایسی صورت ہو۔ کہ لوگ ہم سے اجنبی اور ناواقف ہوں تو انکے سامنے اپنے سلسلہ کو پیش کر کے دیکھ لیا۔ اگر تصدیق کریں تو انکے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ ورنہ ہرگز نہیں۔ خدا تعالیٰ اسوقت چاہتا ہے کہ ایک جماعت طیار کرے پھر جان بوجھ کر ان لوگوں میں گھسنا جن سے وہ الگ کرنا چاہتا ہے۔ منشاء الٰہی کی مخالفت ہے (فتادیٰ ۱۹) اگر وہاں نماز جایز ہوتی جہاں کفر کا فتوےٰ نہیں تھا۔ تو سلسلہ سے اجنبی اور ناواقف کے پیچھے تو ضرور جایز فرما دیتے کیونکہ وہاں کسی قسم کے فساد کا احتمال نہ تھا۔ اور ایک عرب نے عرض کیا کہ وہ لوگ حضور کے حالات سے واقف نہیں۔ اور ان کو تبلیغ نہیں ہوئی۔ فرمایا ان کو پہلے تبلیغ کر دینا پھر وہ یا مصدّق ہو جائیں گے یا مکذّب۔ اب فرمایئے۔ جہاں واقفیت ہی نہیں۔ تبلیغ ہی نہیں۔ وہاں کفر کا فتوےٰ کیسے ہو سکتا تھا مگر باوجود اس کے نماز سے منع فرمایا۔ اب خواہ محمد علی کی مانو۔ خواہ مسیح موعود کی.... ہے پسند اپنی اپنی اور انتخاب اپنا اپنا ٭

(۱۷) مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں:۔ وحدت کو قایم رکھنے کے لئے **امیر** بھی ہو سکتا ہے۔ مگر خلیفۃ المسیحؑ وصیت فرماتے ہیں۔

"میرا جانشین ہو"

ہو سکتا ہے۔ اور ہونا چاہیئے۔ اور ہو۔ میں کتنا بڑا فرق ہے۔ پھر خلیفۃ المسیح تو اپنے جانشین کے لئے دعائیں کریں (دیکھو الفضل ۲۵- مارچ صفحہ ۸ کالم ۳ آخری حصّہ) اور یہ سرے سے جانشین ہی کے قایل نہ ہوں ٭

(۱۸) مولوی محمد علی صاحب بار بار کہتے ہیں کہ الوصیت سے کسی خلیفہ کا وجود ثابت نہیں ہوتا حالانکہ واقعات اور خود ان کے عمل نے ثابت کیا کہ خلیفہ ضرور ہو گا۔ اور ہونا چاہیئے کیونکہ جب مسیح موعود کی وفات پر باوجود ہر قسم کی یکجہتی و اتحاد خیالات کے قوم ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کر کے جمع ہونے سے بے پروا نہیں رہ سکتی تھی۔ تو موجودہ صورت حالات میں جب کہ اتحاد خیالات بھی نہیں۔ وحدت قایم رکھنے کی اور بھی زیادہ ضرورت ہے۔ پھر مسیح موعود حمامۃ البشریٰ میں لکھتے ہیں:۔ حمامۃ البشریٰ صفحہ ۳۷

وقد اشیر فی بعض الاحادیث ان المسیح الموعود والدجال المعہود یظہران فی بعض البلاد المشرقیۃ یعنی فی ملک الھند ثم یسافر المسیح الموعود

او خلیفۃ من خلفائہ

الی ارض دمشق۔

بعض احادیث میں اشارہ ہے کہ مسیح موعود اور دجّال معہود شرقی بلاد میں ظاہر ہونگے یعنی ہندوستان میں پھر مسیح موعود یا اسکے خلفاء میں سے کوئی خلیفہ دمشق کی زمین کی طرف جائے گا۔

اس عبارت میں احادیث اور مسیح موعود کے کلام سے آپ کے بعد خلفاء کا سلسلہ جاری رہنا ثابت ہوتا ہے۔ کیا اس سے روز روشن کیطرح ثابت نہیں ہو گیا کہ مسیح موعود اپنے بعد سلسلہ خلفاء کے قایل تھے ٭

(۱۹) مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت اقدس نے تحریر فرمایا ہے کہ ان لوگوں کی تکفیر کرنا جو کلمہ گو اور اہل قبلہ اور اللہ و رسول کو ماننے والے ہوں کوئی سہل اور معمولی بات نہیں بلکہ بہت ہی بُرا ہے یہ صحیح ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ جو مسیح موعود کو نہیں مانتے۔ کیا وہ اللہ اور رسول کو مانتے ہیں۔ حضرت اقدس حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳ میں فرماتے ہیں:۔

"جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا"

(۲۰) مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں:۔ کیا خدا کا علم ایسا ہی کمزور تھا کہ تیس ۳۰ سال کے بعد خلافت کا سلسلہ منقطع ہو گیا حالانکہ آیت استخلاف سے تاقیامت اس کا زمانہ ممتد معلوم ہوتا ہے۔ الخ۔ یہ معلوم نہیں کہ کئی قسم کے خلفاء کا وعدہ ہے ایک صدی کے سر پر آنے والے ایک سلطنت والے اور ان خلفاء کی پہچان جو خدا کی طرف سے مقرر ہوں یہ بتائی کہ ان کو تمکین دے گا اور انکے خوف کو امن سے بدل دے گا پھر ایمان کے اعلےٰ مدارج پر بڑی پختگی سے قایم ہونگے۔ اور تمام اعمال صالحہ کے بجالانے والے۔ پس یزید انمیں کیونکر داخل ہو سکتا ہے۔ جس کے اعمال۔ اعمال صالحہ نہ تھے ٭

(۲۱) مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں کہ مسیح موعود آخری خلیفہ تھا۔ اب انکے بعد خلیفہ کیسا۔ مگر مسیح موعود فرماتے ہیں کہ میرے خلیفے ہونگے۔ اور انمیں سے ایک دمشق میں بھی

جائے گا۔ اور واقعات نے بھی ثابت کیا۔ اور خود تم لوگ اپنی زبان سے بھی ایک بزرگ قدسی نفس کو خلیفۃ المسیح۔ خلیفۃ المسیح کہہ کر اقرار کر رہے ہو۔ کہ مسیح موعود آخری خلیفہ ہونے کے باوجود اپنے خلفاء رکھتے ہیں۔ پھر وہ ایک موعود کی پیشگوئی فرما چکے ہیں وہ بھی آخر انہی کا خلیفہ ہے ٭

(۲۲) مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں کہ مسیح ناصری کے بعد خلفاء کا سلسلہ چلا۔ جو اب مسیح موعود کے بعد چلے۔ ہم کہتے ہیں واقعات نے اور تمہارے اقراروں نے بتا دیا کہ مسیح موعود کے بعد خلفاء کا سلسلہ چلا۔ اور پھر حضرت مرزا صاحب صرف مسیح نہ تھے بلکہ وہ **بروز محمدؐ** بھی تھے۔ اسلئے ضرور تھا کہ وہ ان کے خلفاء کا سلسلہ محمدی خلفاء کے سلسلہ کی طرح ہو ٭

(۲۳) مولوی محمد علی صاحب بار بار احمدی جماعت کو دھمکی دیتے ہوئے یہ آیت سناتے ہیں۔ وان تتولوا یستبدل قوماً غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم۔

لیکن حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:۔

"یہ مت خیال کرو کہ خدا تعالےٰ تمہیں ضائع کر دیگا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھیگا۔ اور پھولیگا۔ اور ہر ایک طرف سے اسکی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائیگا پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے۔ اور درمیان میں آنیوالے ابتلاؤں سے نہ ڈرے۔ کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمایش کرے کہ کون اپنے دعوے بیعت میں صادق ہے اور کون کاذب ہے۔

(الوصیت)

(۲۴) ہر جماعت کے لئے ہر قوم کے لئے ایک زندہ امام کی ضرورت ہے۔ اس ضرورت کو اور پھر اس امام کی اتباع کو پانچ نمازوں میں عملی طور پر رکھا جاتا ہے یہ بھی بتا دیا کہ امام کیسا ہو۔ پھر یہ کہ اس کی اطاعت کس طرح ہو۔ اپنے آپکو بالکل اس کی حرکات کے تابع کر دو۔ اگر وہ غلطی کرے تو تم ادب سے اُسے آگاہ کر دو۔ نہ مانے تو پھر تم خوش دلی سے اس سہو میں شریک ہو جاؤ۔ نہ یہ کہ اتباع چھوڑ کر دوڑ جاؤ۔ پس کیا وجہ ہے کہ اب ایک امیر کے تقرر کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی۔ اور سمجھتے ہو تو پھر اسے اپنا مطیع رہنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ بجائے اس کے کہ وہ ہمارا مطاع ہو ٭

خلیفہ ثانی کے بارے میں

الہام کشوف و رویاء

۱۔ اس عاجز نے حضرت صاحبزادہ حاجی میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو خواب میں دیکھا۔ کہ خلافت کا تاج سر پر رکھے ہوئے آسمان سے زمین کی طرف اتر رہے تھے۔ عاجز نے خواب میں میاں صاحب کو اچھی طرح پہچانا ہے۔ بیعت کے واسطے تحریری درخواست بھیج چکا ہوں۔ (محمد دین احمدی پٹواری نہر۔ بنگلوالہ)

۲۔ خاکسار کو اللہ تعالےٰ نے ایک خواب میں عجیب نظارہ دکھایا۔ جسکو میں اپنے احمدی احباب کے غور کے لئے شائع کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ دیکھا کہ ایک نہایت عظیم الشان عمارت کے قریب ایک عالیشان مسجد میں حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ اول برحق مولوی نور الدین رضی بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور حکیم محمد حسین صاحب قریشی اور بابو غلام محمد صاحب فورمین ریلوے پریس لاہور حضرت ممدوح کے قریب جا کر بیٹھ گئے۔ اور خاکسار بھی حضور ممدوح رضی کے پاس جا کر بیٹھ گیا ہے۔ اس وقت حضرت ممدوح نے فرمایا۔ کہ آپ نے مولوی محمد علی صاحب کی تقریر سن لی ہے اور ان کے دوسرے ہم خیال بزرگوں کی طرف اشارہ کر کے ارشاد کیا۔ کہ ان لوگوں سے مت ڈرو۔ اور ان کا خوب مقابلہ کرو۔ یہ میرے ساتھ مقابلہ کرتے تھے۔ لیکن میں نے ان کو کہا تھا۔ کہ ایسا اختلاف مت کرو۔ اور حضرت ممدوح نے فرمایا۔ کہ یہ لوگ سمجھتے نہیں۔ اور اپنے مال و دولت کے گھمنڈ میں ہیں۔ اور میں تو ٹاٹ پر بیٹھ کر علم پڑھانیوالا آدمی ہوں۔ میرا ان کا کیا مقابلہ۔ پھر فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بہت سے الہامات میاں محمود کے متعلق ہوئے تھے۔ اور آپ نے اس عظیم الشان عمارت کی ایک طرف اشارہ کر کے کہا۔ کہ اس جگہ ان کو الہام ہوا تھا۔ کہ میاں صاحب بشیر ہیں۔ اور پھر اسی عمارت کی دوسری طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ کہ وہ فضل اور عمر ہیں۔ (ان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے تشبیہ ہے) اور ایک اور طرف اشارہ کر کے کہا۔ کہ اس جگہ مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا تھا۔ کہ میاں صاحب کا نام محمود ہے۔ اور الدین ہے۔ اس بات کے ختم ہو جانے کے بعد خواب میں ہی اسی جگہ کسی شخص نے آکر کہا۔ کہ قادیان میں ۔۔۔ (لیکن اگلا حصہ میں ظاہر کرنا پسند نہیں کرتا۔) اس کے بعد میری نیند کھل گئی۔ اور میں نے گھڑی میں دیکھا۔ تو صبح کے ۵ بج گئے تھے۔

یہ خواب میں نے جسطرح دیکھا ہے۔ اسیطرح بیان کر دیا ہے۔ میری اس کے شائع کرنے سے صرف یہ غرض ہے۔ کہ ہماری جماعت اس کو پڑھے اور اس پر غور کرے کسی کی مذمت یا مذلت کرنا میری نیت نہیں۔ میں سب بزرگوں کو واجب التکریم سمجھتا ہوں۔ والسلام۔ **خاکسار** محمد شریف پلیڈر پنجاب (لاہور)

۳۔ (۱) لا تکتموا الشہادۃ ومن یکتمہا فانہ آثم قلبہ۔

اس آیت شریف کو مدنظر رکھ کر خداوند سے ڈر کر سچی شہادت پیش کرتا ہوں جو اس تفرقہ کے وقت ضروری سمجھتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ عرصہ پندرہ سولہ سال کا ہوا ہے۔ کہ میں اپنے گاؤں میں ایک آم کے درخت کے سایہ میں بیٹھا ہوا۔ قرآن شریف کی تلاوت کر رہا تھا۔ جو میری تلاوت میں یہ آیت تھی۔ جو سورہ ص میں ہے۔ یاداؤد انا جعلنٰک خلیفۃ فی الارض تب مجھے رؤیا کی حالت ہو گئی۔ اتنے میں میرے روبرو حضرت میاں صاحب صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کھڑے ہیں۔ آپ اس وقت بچہ ہی تھے۔ میں نے اپنے رؤیا میں آپکو جوان و مضبوط دیکھا۔ اتنے میں مجھے یہ آواز آئی غیب سے میاں محمود ڈپٹی کمشنر۔ یہ رؤیا میں نے حضرت مسیح الزمان رحمۃ اللہ کے پاس بیان کی۔ تب آپ نے فرمایا۔ کہ ہاں کمشنر کے بعد ڈپٹی کمشنری ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کو بھی سنائی۔ میرے دل میں اس وقت سے یہی خیال تھا۔ انشاء اللہ تعالےٰ میاں صاحب قدرت ثانیہ کے مظہر ہونگے۔

(۲) جس روز حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کا جنازہ ہوا ہے۔ اس کی صبح یعنی ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کے صبح تہجد کے وقت بعد ۵ بجے مسجد بیت الذکر کے داہنی گوشہ میں بیٹھا تھا۔ اور سورۃ الحمد شریف کا ورد کر رہا تھا میری زبان پر یہ کلمہ جاری ہوا۔ جو سورہ نبا میں ہے۔ وجعلنا سراجاً وھاجا اور ساتھ ہی تفہیم یہ کہ یہ اشارہ میاں صاحب کی طرف ہے۔ اور کئی دوستوں کے پاس علے الصبح بیان کیا۔ سید فضل شاہ چوہدری علم علی

(۳) پھر ۱۹ مارچ ۱۹۱۴ء کو میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ حضرت صاحب کا انتقال ہوا۔ اور میں بہت گریہ زاری کرتا ہوں۔ اور میری آنکھیں پانی سے تر ہیں۔ اور میرے ساتھ میاں دین محمد بگہ اور میرا بیٹا رحمت اللہ ہمدردی میں شریک ہیں۔ پھر مجھے بیداری ہوگئی۔ اس کے بعد پھر سوگیا۔ اور یہ الہام ہوا۔ جو سورہ انعام کے اخیر میں ہے لم تکن امنت من قبل او کسبت فی ایمانہا خیراً قل انتظروا انا منتظرون۔ اور اسی لفظ پر بیداری ہوگئی۔

(۴) ۲۳ مارچ ۱۹۱۴ء پچھلی رات میں میں نے دعا کی کہ یا الٰہی اس تفرقہ سے ہمکو رنج پہنچا ہے۔ تو اپنے فضل سے ہم پر کچھ ظاہر کر۔ اس وقت یہ آیت الہام ہوئی۔ جو سورہ دہر میں ہے۔ عیناً یشرب بہا عباد اللّٰہ یفجرونہا تفجیرا۔ (حافظ نور محمد از فیض اللہ چک)

۴ ۔ میرا ایک خواب اور حضرت خلیفۃ المسیح موعود علیہ السلام مولانا مولوی نور الدین صاحب مرحوم مغفور خلیفہ اول کی تعبیر ۱۹۱۱ء کا واقعہ ہے۔

ایک رات میں نے دیکھا۔ کہ رسالہ بازار چھاونی لاہور میں کھڑا ہوں۔ اور مجھ کو مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر ملے ہیں۔ وہ مجھ کو کہتے ہیں۔ کہ آج رات کو آسمان پر عجیب تماشہ ہوگا۔ پھر میں ایک میدان میں جاکر بیٹھ گیا ہوں۔ اور منہ میرا مشرق کی طرف ہے۔ اور آسمان کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ آسمان پر ستارے ٹوٹتے ہیں۔ میں حیران ہوں۔ گویا اس وقت آسمان پر آتش بازی ہو رہی ہے۔ پھر میں نے مشرق کی طرف خیال کیا۔ تو مشرق کی طرف سے کوئی کچھ سفید سی روشنی نمودار ہوئی۔ معلوم ہوا۔ کہ چاند نکلنے والا ہے۔ جب چاند تھوڑا سا نکلا۔ تو بادل اس پر چھا گیا گویا وہ بادل آگے ہی اس کے منتظر تھے۔ کہ چاند کب نکلے۔ اور ہم اس کو اپنے نیچے چھپالیں۔ جب چاند سارا نکل آیا۔ مگر بادلوں میں چھپا ہوا تھا۔ کبھی چاند کی روشنی ہو جاتی تھی۔ اور کبھی بادل چاند کو ڈھانپ کر اندھیرا کر دیتے تھے۔ بادلوں کا رنگ سیاہی مائل سفید تھا۔ چاند اپنی منزل طے کرتا گیا۔ مگر بادل اس کے ساتھ ساتھ رہے۔ کبھی چاند روشن ہو جاتا تھا۔ کبھی بادل اس چاند پر آجاتے تھے۔ حتیٰ کہ چاند سر پر آگیا۔ پھر اسی جگہ مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر آموجود ہوئے۔ میں نے ان سے دریافت کیا۔ کہ مفتی صاحب یہ کیا اندھیر ہے۔ کہ چاند کا پیچھا اب تک بادل نہیں چھوڑتے۔ پھر وہ ہنس کر چلے گئے

پھر دیکھا۔ کہ کچھ بادل ایک طرف اور کچھ بادل ایک طرف چلے گئے ہیں۔ اور چاند نے اپنا پورا چہرہ دکھلایا۔ پھر میں بیدار ہوگیا۔ پھر شاید اسی رات حضرت مسیح موعود علیہ السلام مجھ کو خواب میں ملے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ یہ باتیں اس وقت تک سربمہر رہیں گے۔ جب تک کہ ان کا وقت نہ آجاوے۔ پھر میں قادیان میں گیا۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح موعود علیہ السلام مولانا مولوی نور الدین صاحب مرحوم مغفور کے آگے یہ خواب بیان کی۔ اس وقت تین چار آدمی شام کی نماز کے بعد آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے یہ خواب آپکو سنائی۔ آپ نے خواب کو سن فرمایا۔ کہ ایک وقت اسلام پر ایسا آئیگا۔ جو بہت خطرناک ہوگا۔ خدا رحم کرے۔ مگر انجام بخیر ہے۔ پھر فرمایا۔ کہ دیکھو آپ نے ہماری نصیحت یاد رکھنا۔ ہمارے بعد جب کوئی دوسرا خلیفہ ہووے۔ تو اس کو فوراً مان لینا۔ اس کا انکار نہ کرنا۔

پیارے دوستو! آج وہ وقت آگیا ہے۔ اس لئے میں نے عرض کردی ہے۔ اور میں نے قادیان میں ہی حضرت صاحبزادہ صاحب کو خلیفۃ المسیح موعود مان لیا ہے۔ والسلام

ایک رات دیکھا۔ کہ میں اور صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب ایک بلندی کی طرف (۱۹۱۱ء) چڑھ رہے ہیں۔ اور میں نے صاحبزادہ صاحب سے کہا۔ کہ تو مبارک ہو کہ جو وصیت مولوی نور الدین صاحب نے فرمائی ہے اور خفیہ رکھی ہوئی ہے۔ وہ آپ کے متعلق ہے۔

(۲) پھر ایک روز سجدے میں پڑا ہوا۔ سلسلہ کی بہتری کے واسطے دعائیں کر رہا تھا۔ کہ خطرناک جنگل دیکھا مجھ کو سمجھایا گیا۔ کہ یہ جنگل جھگڑا ہے۔ پھر میں جھگڑا کے فرد ہونے کیواسطے دعائیں کرنے لگا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ ان درختوں میں ایک روشنی نکل رہی ہے۔ اور وہ روشنی دم بدم بڑھ رہی تھی پھر دیکھا۔ کہ ایک سفید پگڑی دکھائی دی۔ اور میں پھر دعاؤں میں لگا۔ تو دیکھا۔ کہ ایک شخص سفید لباس پہنے ہوئے کھڑا ہے۔ اور وہ درخت گم ہوگئے ہیں۔ اور وہ شخص صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب ہیں۔

۳ - ۶ مارچ ۱۹۱۴ء یا ۷ مارچ ۱۹۱۴ء کو تھوڑی سی غنودگی ہو کر کشفی حالت ہوگئی۔ دیکھا۔ میرے سامنے صاحبزادہ صاحب کھڑے ہیں۔ اور مجھ کو الہام ہوا۔ (اب اس کی تائید کرنے کا وقت آگیا ہے) پھر میں بیدار ہوگیا۔

۴ - پھر ایک روز ۱۷ مارچ ۱۹۱۴ء و ۱۸ مارچ ۱۹۱۴ء کی درمیانی رات کو جبکہ میں نے دعا کی۔ کہ اے مولا کریم ان جھگڑوں کا کیا انجام ہوگا۔ الہام ہوا۔ کنواریاں کنواریاں ہی رہینگی بیاہیاں بیاہیاں ہی رہنگی۔ اس کے یہ معنی سمجھے۔ کہ جنہوں نے بیعت کرنی ہے۔ وہ کریں گے۔ جنہوں نے نہیں کرنی۔ وہ نہیں کریں گے۔ (قاضی حبیب اللہ لاہور)

(۵)

الحمد للہ رب العالمین کہ اس عاجز خاکسار کا وہ رویا و کشف جو کہ ۱۹۰۷ء کو میں نے حضور والا کو مسجد مبارک میں (بہ موجودگی میاں محمد شریف صاحب بی۔ اے وکیل لاہور) سنایا تھا۔ پورا ہوا۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ دیکھتا ہوں۔ کہ یہ عاجز خاکسار بٹالہ قادیان والی سڑک پر جو دار الامان کی طرف جاتی ہے۔ ہوا میں زمین سے پچاس فٹ اونچا اور سیدھا آرہا ہوں۔ گول کمرہ کے سامنے جو صحن ہے۔ اس میں اترا ہوں۔ اور جہاں پر حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے مکان کا برآمدہ ہے۔ وہاں حضور کھڑے ہیں۔ میں نے چاہا۔ کہ مصافحہ کروں اتنے میں دیکھتا ہوں۔ کہ حضور کا ہاتھ اسقدر لمبا ہو گیا۔ کہ صحن گول کمرہ تک پہنچا۔ اور میں نے السلام علیکم کہہ کر مصافحہ کیا۔ حضور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو گول کمرہ کے اوپر والے دالان میں جہاں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام پہلے بیعت لیا کرتے تھے۔ لے گئے اور دالان کا دروازہ کھولدیا۔ معلوم ہوا۔ کہ اندر حضرت اقدس علیہ السلام تشریف فرما ہیں۔ حضور نے میرا ہاتھ حضرت اقدس ع کے ہاتھ میں دیدیا۔ اتنے میں وہ نقشہ بدل گیا +

اس عاجز نے اسی وقت یہ کشوف اخویم میاں شہاب الدین صاحب مرحوم ساکن تتہ غلام نبی کو جو کہ اسوقت میرے پاس تھے۔ سنایا اور پھر حضرت اخویم مکرم سید فضل شاہ صاحب کو کئی دفعہ سنایا۔ جو کہ اب دار الامان میں موجود ہیں۔

آج اللہ تعالےٰ نے حضور کا ہاتھ لمبا کیا ہے۔ اور اس عاجز کا حضور کے ہاتھ میں ہاتھ دیدیا۔

الحمد للہ علیٰ ذالک +

خاکسار غلام سید ناصر شاہ سب ڈویژنل آفیسر محکمہ پبلک ورکس (جموں)

خریداران الفضل کی خدمت میں التماس ہے کہ خط و کتابت کرتے وقت نمبر چٹ کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔ (مینیجر)

پیغام کے پچھلے دو تین نمبروں کا اجمالی ریویو

ناظرین کو خوب یاد ہوگا کہ پیغام کے اجرا کا جب اعلان کیا گیا تھا تو قوم کو کیا وعدے دیئے گئے تھے اور کیا سبز باغ دکھائے گئے تھے اور اب جو اس کی حالت ہے وہ بھی ظاہر ہے اسکی طاقت اور زور سراسر سلسلہ عالیہ کو مشتہر کرنے اور باہم جدال برپا کرنے میں صرف ہو رہا ہے ہمارے وہ بزرگ احباب جو سلسلہ کے پہلے اخبارات کو کوسا کرتے تھے اب خود اپنا اخبار انہوں نے نکال کر بتا دیا کہ الیگزنڈر سکینڈ ایمپرر آف رشیا کا یہ مقولہ درست ہے "عہد نامے توڑنے ہی کے لئے ہوتے ہیں"

حضرت خلیفۃ المسیح کی زندگی میں جب انہوں نے اپنی روش بدلی حضرت امام نے پیغام کا لینا اور پڑھنا بند کر دیا اور آخر وقت تک اسی بند رکھا اور اسے بھی آپ پیغام صلح نہیں کہا کرتے تھے بلکہ پیغام جنگ اور یا محض پیغام۔ اور اب وہ کھلم کھلا پیغام جنگ ثابت ہو رہا ہے۔

پیغام کے حامل کیا چاہتے ہیں | احمدی قوم کی خصوصیات کو مٹا دیا جاوے۔ اور احمدی قوم کو دوسروں میں جذب کر دیا جاوے

۲۔ احمدیت کی تبلیغ کو قطعاً روک دیا جاوے۔ اور دوسرے مسلمانوں کی مالی ہمدردی کے حصول کے لئے انکے مطالبات کو جو جائز نہیں قبول کر لیا جاوے۔

۳۔ آئندہ سلسلہ حقہ کے نظام خلافت کو توڑ کر جمہوریت قائم کی جاوے تاکہ سلسلہ میں اور دوسری انجمنوں میں کوئی فرق نہ رہے۔ یہ انکے اغراض اور مقاصد ہیں۔ جو انکی تحریروں سے ظاہر ہیں۔

گہری سازش | بار بار کہا جاتا ہے کہ انصار اللہ نے ایک گہری سازش کی ہوئی تھی کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کو خلیفۃ المسیح بنا لیا جاوے اس سازش کا الزام لگانے والے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ہیں جنہوں نے جگر گوشہ رسول پر پہلا تیر چلایا اور خلافت کو پوپ اور میونسپل الیکشن سے تشبیہ دی مگر معلوم نہیں لاہور کی مجلس تعمیر خلفاء کا کیا نام رکھیگا۔

ہمنے پوچھا تھا کہ انصار اللہ میں سے بعض لوگ ہیں جنہوں نے بیعت نہیں کی۔ ان میں سے ایک ماسٹر فقیر اللہ صاحب ہیں ان سے حلفی بیان لیکر شائع کیا جاوے کہ کیا کبھی اشارتاً کنایتاً خلافت محمود کے متعلق کوئی تحریک انصار اللہ میں پیش ہوئی یا کسی نے انکو کہا؟ اگر یہ ثابت نہ ہو تو ڈاکٹر صاحب کی قابل رحم حالت پر افسوس۔

ایک فرضی مکالمہ | پیغام میں خانصاحب محمد عجب خان صاحب نے حضرت فاضل امروہی اور حضرت امیر المومنین سے ایک مکالمہ شایع کیا ہے جسکو ہم فرضی کہنے کی جرأت کرتے ہیں فرضی اسلئے نہیں کہ مکالمہ ہوا نہیں بلکہ اسلئے کہ کوئی مکالمہ لکھا نہیں گیا خانصاحب نے اپنے خیال پر جو کچھ آیا لکھدیا حضرت فاضل امروہی اس مکالمہ کو صحیح قرار نہیں دیتے اور حضرت صاحبزادہ صاحب بھی خانصاحب کو اگر اپنے حافظہ پر اسقدر وثوق ہے اور وہ اپنی پوزیشن کی قدر کرتے ہیں تو ہم انہیں چیلنج دیتے ہیں کہ وہ ایک گھنٹہ کا مکالمہ اپنی یادداشت کی بنا پر لکھیں جس کو ایک شخص لکھتا بھی جائیگا۔ اور اگر وہ ایسا نہ کر سکیں تو احتیاط کا طریق یہ تھا کہ وہ خاموش رہتے۔ رہے ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ جنہوں نے تیسرے درجہ پر روایت کی ہے انکی روایت کی حقیقت بھی یہاں کھولدینی چاہیئے۔ ڈاکٹر صاحب اگر اخبار عام میں یہ جرأت کر سکتے ہیں کہ لکھدیں کہ

کثیر التعداد حاضرین کو تو اسبات کا پتہ بھی نہیں کہ کون خلیفہ مقرر ہوئے ہیں

یہ خلاف واقعہ امر بیان کرنے میں جو شخص خدا سے نہیں ڈرتا اسکو تیسرے درجہ پر ایک روایت کو بیان کرنے میں بے احتیاطی سے روکنے والی کونسی چیز ہو سکتی ہے۔

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اگر اپنے اس بیان میں سچے ہیں تو کم از کم دو سو ایسے آدمیوں کی فہرست شائع کریں جو قادیان میں ۱۴ مارچ کو موجود تھے اور انہیں معلوم نہیں ہوا کہ کون خلیفہ ہوا ہے اور اگر وہ ایسا نہ کر سکیں تو کم از کم اپنا حلفی بیان اس مضمون کا شایع کریں "میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ایک کثیر التعداد حاضرین موجودہ قادیان کو معلوم نہیں ہوا کہ خلیفہ کون ہوا اگر میرا یہ بیان سچائی پر مبنی نہیں تو اے اللہ میرے ساتھ وہ معاملہ کر جو دوسروں کے لئے عبرت بخش ہو"

ہم یقیناً کہتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب نے یہ رپورٹ سراسر غلط شایع کی ہے اور انہوں نے اس جرأت اور دلیری میں خدا کا خوف نہیں کیا ایسا ہی ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب نے ایک غلط روایت شایع کی کہ ایک کاغذ پر دستخط لئے جاتے تھے جس پر لکھا ہوا تھا "خلیفہ مقرر ہو خلیفہ چاہے انجمن کو توڑے یا رکھے جس ممبر کو چاہے نکالے وغیرہ وغیرہ"

ہم اس کاغذ کا مطالبہ کر چکے ہیں اور ابتک اسکا جواب نہیں دیا جا سکا ہم احمدی قوم سے درخواست کرینگے کہ وہ ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب سے اس کاغذ کا اور ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب سے اس امر واقعہ کی حقیقت کا مطالبہ کریں تاکہ اظہار حق کیا جائے"

مرزا حاکم بیگ کو جواب | مومن کی زبان تیز نہیں ہوتی۔ اور وہ دلیری اور جرأت سے بہت ڈرتا ہے خصوصاً کسی راستباز کے مقابلہ کے لئے مگر ہمارے دوست مرزا حاکم بیگ صاحب کلرک ملٹری ورکس نے پیغام میں ایک کھلی چٹھی شائع کرکے بتایا ہے کہ وہ اسقدر حسن ظن سے بھی کام نہیں لے سکتے کہ حضرت میاں صاحب نے کبھی خلافت کی خواہش نہیں کی۔ یہانتک کہ خدا سے بھی نہیں کی۔

مگر انکی اس سے بھی تسلی نہیں ہوئی اسلئے وہ لکھتے ہیں کہ

"اب واقعات نے روز روشن کی طرح ثابت کر دیا ہے کہ خلیفہ بننے کی خواہش ہی نہیں تھی بلکہ اسکو عمل میں لانے کی سر توڑ کوشش کی گئی"۔

دیکھو ہم دلی شعور اور بصیرت سے کہتے ہیں کہ یہ غلط ہے۔ اگر واقعات نے حضرت صاحبزادہ صاحب کو خلیفہ بنا دیا تو اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ انکے دل میں خواہش تھی یا اسکے لئے وہ نعوذ باللہ منصوبے کرتے تھے۔ اگر یہ کلیہ اور اصول درست ہے تو تمہارے لئے سخت مصیبت اور ماتم کا مقام ہوگا حضرت مسیح موعود نے بارہا فرمایا کہ میں گوشہ نشینی کو پسند کرتا تھا۔ خدا تعالیٰ نے کھینچکر باہر نکالا۔ اب کوئی نادان کہے کہ نہیں واقعات بتلاتے ہیں کہ یہ خواہش مخفی تھی تو اسپر افسوس ہی ہوگا مرزا صاحب! آپنے بڑی جرأت کی اور بڑا بول بولا۔ اگر آپ نے دلی شعور اور بصیرت سے یہ بات کہی ہے تو کیا آپ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر یہ شایع کر سکتے ہیں کہ

"صاحبزادہ محمود احمد اپنی خلافت کی خواہش رکھتے تھے اور وہ اسکے لئے سر توڑ کوشش کرتے رہے اور اگر میں اس میں جھوٹ بولتا ہوں تو میرے ساتھ وہ معاملہ کر جو کسی جھوٹے کے ساتھ تو نے کیا ہو"۔

مرزا صاحب کی اخلاقی دلیری کا اس سے پتہ لگ جائیگا۔ حضرت امیر المومنین فضل عمر نے رسالہ کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے کے صفحہ ۶ و ۷ میں اسکا مفصل جواب دے چکے ہیں۔

میاں صاحب موصوف کی قبولیت کی شان اس سے بڑھکر کیا ہوگی کہ آج سے کوئی دو سال قبل حضرت خواجہ صاحب نے مولوی محمد علی صاحب کے ہی مکان پر چند اور معزز ممبروں کو پاس بٹھا کر میاں صاحب کی خدمت میں یہ عرضداشت پہنچائی کہ اگر خدانخواستہ آج مولوی صاحب فوت ہو جائیں تو ہم آپ کو خلیفہ ماننے کے واسطے تیار ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ مولوی محمد علی صاحب بھی اس مجلس میں شامل تھے یا نہ تھے۔ وہ خود اس امر کو ظاہر فرمادینگے لیکن وہ بات جو آج سے دو سال قبل درست تھی۔ آج اس کے غلط ہو جانیکے واسطے کوئی خاص دلیل پیش نہیں کی گئی۔ (صادق)

کچھ کھلی کھلی باتیں

جناب مولوی محمد علی صاحب بار بار یہ ظاہر کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمایا تھا ملکر کام کرو۔ اور اتحاد کو اختلاف پر قربان نہ کرو۔ سوال ہوتا ہے کہ اتحاد کو اختلاف پر قربان کون کر رہا ہے؟ کیا وہ جماعت جس نے ایک امام کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور وہ ایک سلک میں منسلک ہو کر وحدت ارادی کے نیچے آگئی یا وہ لوگ جو کہتے ہیں بیعت کی ضرورت نہیں ہے خلیفہ کی ضرورت نہیں ہے احمدی قوم اسقدر ناواقف اور نادان نہیں کہ وہ اس حقیقت کو نہ سمجھ سکے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد سعادت میں جماعت مل کر کام کرتی تھی اور اسکے بعد حضرت خلیفۃ المسیح کے عہد خلافت میں ملکر کام کرنیکی ایک صورت یہی تھی کہ وہ ہم سب کے امام اور مطاع تھے اور انکی ہدایات کے نیچے سب سلسلہ کی خدمت کرتے تھے۔ اور اسوقت عملی طور پر ایک قوم اسی رنگ میں کام کرنا چاہتی ہے مگر مولوی محمد علی صاحب اپنی چند دوستوں کو لیکر یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہمیں ہرگز کہا نہ ہونے کی ضرورت نہیں تو ہم کو کسی حبل اللہ کے ساتھ تعلق رکھنے کی حاجت نہیں ہے خلیفہ جو اس سلسلہ کا مرکز ہے اسکے سوا دوسرے مقامات پر لوگوں کو بیعت لینی کی اجازت ہونی چاہیئے مگر جو لوگ یہاں آتے ہیں انکو ضرورت نہ رہے۔ اور اس طرح یہ قادیان کی عظمت کو بھی کم کیا جاوے ان واقعات کی موجودگی میں جماعت سے الگ ہو نیکا کام مولوی محمد علی صاحب اور انکے دوست کرتے ہیں نہ کوئی اور۔

یہ سلسلہ کو عملی رنگ میں نقصان پہنچانے کی بیجا کوششیں شروع کر دیگئی ہیں ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب اس معاملہ میں سب سے بڑھا ہوا جوش ظاہر کر رہے ہیں انہوں نے مختلف مقامات پر یہ ظاہر کیا ہے کہ حضرت میاں صاحب کی خلافت میں ہمارے اموال خطرہ میں ہیں اور اسی بنا پر انہوں نے اعلان کیا ہے کہ لوگ اپنے چندے اپنے پاس رکھیں اس سے بڑھکر خطرناک حملہ صاحبزادہ صاحب کی امانت اور دیانت پر کیا ہو سکتا ہے جو دیا گیا ہے وہ جس کے سپرد اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کو کیا ہے اسکے متعلق دور از ادب اور دور از تقویٰ خیالات کو پھیلانا کسی نیک نیتی کا نتیجہ نہیں ہو سکتا ان لوگوں نے گویا ارادہ کر لیا ہے کہ جماعت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں اور جماعت کو ان زہر آلود خیالات سے مسموم کر دیں جو قوموں کی تباہی کا موجب ہوتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ مخلصوں اور دوستوں کو غداروں اور سیاہ کاروں سے الگ کر دیگا۔ لاہور کے جلسہ کے بعد بھی ایسا اعلان ایک ریزولیوشن کے ذریعہ کیا گیا ہے اور جہاں جہاں کوئی کہا ہو گیا یہ خطرہ ہے ہر ایسی صورت میں ادب جماعت بجز حضرت صاحبزادہ صاحب کو اپنا امام تسلیم کر لیا ہے کبھی گوارا نہیں کر سکتی کہ اس قسم کے ہتک آمیز خیالات کو دیر تک سنتی رہے اور اسے فوراً اپنی جماعتوں میں ایسی تجویزوں کے خلاف نفرت اور بیزاری کے ریزولیوشن پاس کرنے چاہئیں کہ ہم لوگوں نے خدا کے لئے سلسلہ کو قبول کیا ہے زید اور بکر کے لئے نہیں اب جبکہ اموال کی بحث ان لوگوں نے خود چھیڑی ہے۔ اور مختلف مقامات پر جا کر لوگوں کو بدظن کرنا چاہا ہے تو ہماری رائے میں ان تمام جماعتوں کو حضرت امیر المومنین سے اپنے چندوں کے لئے استصواب کرنا چاہیئے۔ یہ نئی بات نہیں ہم ثقہ راویوں کی بنا پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ ان میں سے بعض نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی اس قسم کے اعتراض کئے تھے اور آپ کی زندگی کے آخری ایام میں لنگر خانہ وغیرہ کے متعلق کچھ کا کچھ کہا۔

یہ لوگ اپنی طرف سے کوئی دقیقہ باقی رکھنا نہیں چاہتے مگر نصرت الٰہی ہے اور یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ ہم دیکھ رہے ہیں یہ سخت ابتلاء اور فتنہ کا وقت ہے ایسی بیہودہ افواہوں سے پرہیز کرنا چاہیئے اور ایسی مجلسوں سے الگ رہو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ضائع نہیں کریگا۔

سلسلہ احمدیہ سے کیا مراد ہے؟ کیا قادیان کے کسی مدرسہ کا چلانا کیا مقبرہ بہشتی میں مردوں کو گاڑ دینا ہے کیا چند رسالے لکھکر شایع کر دینا؟ یا اخبارات میں مضامین لکھدینا؟ اگر سلسلہ احمدیہ سے یہ مراد ہے تو یہ کام دوسری جگہ بھی ہو رہا ہے گو ان لوگوں نے اسکا نام یہ نہ رکھا ہو ہندوستان میں بڑے بڑے انگریزی کے مدرسے اور کالج ہیں۔ آریوں سکھوں اور عیسائیوں کے ہیں اور دوسرے مسلمانوں کے بھی ہیں جو باصطلاح جدید مولوی محمد علی صاحب ناقص مسلمان ہیں عربی کے مدارس تو اسقدر ہیں کہ ہمارے مدرسہ احمدیہ کو ان سے کوئی نسبت نہیں اشاعت اسلام کے کام کو بھی بہت سی انجمنوں نے عمدہ طور سے پھیلا رکھا ہے انگریزی ترجمہ قرآن مجید الہ آباد سے ایک شخص نے شایع کیا اور ڈاکٹر عبد الحکیم خانصاحب نے بھی کئی ہزار روپیہ گرہ سے صرف کر کے شایع کیا اور اپنے اس ترجمہ کے ذریعہ احمدیت کا بھی اعلان کیا اب اگر یہی خصوصیتیں سلسلہ کی ہیں تو یہ دوسری جگہ بھی پائی جاتی ہیں کیا حضرت مسیح موعود کی یہی غرض تھی اور آپکے بعد اسی سلسلہ کا امام منتخب ہوا جو الاوجود خلیفۃ المسیح جسکی شان میں آج قصیدے پڑھے جاتے ہیں اور اسکے زمانہ میں جب موقعہ ملتا مخالفت سے گریز نہ کیا جاتا تھا احمدی جماعت کے سامنے ایک سوال ہے اور وہ اسکے مختلف پہلوؤں پر غور کریگی تو اسے معلوم ہو گا کہ مولوی محمد علی صاحب اور انکے چند رفقاء جماعت کو کسی انتشاد کے کنوئیں میں گرانا چاہتے ہیں اور سلسلہ کو کس طرح مٹانے کی کوشش کر رہے ہیں یہ سلسلہ منہاج نبوت پر قائم ہوا ہے اور اس سلسلہ سے وابستہ رہنا ہی انسان کی روحانی اور اخلاقی اصلاح کا موجب ہو سکتا ہے۔ اور اگر کوئی آدمی ایسا نہیں جسکے ساتھ ہمکو تعلق رکھنے کی ضرورت ہے اور ہمارا کام صرف مردوں کا ہو گا۔ اور لڑکوں کو یونیورسٹی کے امتحانوں میں پاس کرانا ہے تو بتاؤ تم میں اور دوسروں میں مابہ الامتیاز کیا ہے؟ اس سوال کا حل تم پر حقیقت کو کھول دیگا۔

ہمیں یہ بھی تعجب ہے کہ بار بار یہ بات کیوں پیش کیجاتی ہے انجمن کو اگر چھوڑ دیا جائے تو وہ اسپر اور خلیفہ تسلیم کرنے کو طیار ہیں اور یہ گویا بڑی بھاری قربانی ہے جو وہ کر رہے ہیں قوم کو اس سوال پر بھی ضرور غور کرنی چاہیئے کہ یہ لوگ یہ ظاہر کر کے انجمن خود مختار ہے اور اسکے ممبر لائف ممبر ہیں اور خلیفہ کی اس پر کوئی حکومت نہیں ہونی چاہیئے اپنی من مانی کارروائیاں کرنا چاہتے ہیں یہ ایک خطرہ ہے جس سے ہم تمہیں آگاہ کرتے ہیں انجمن کو توڑنیکا خیال جہانتک واقعات پر ہم نظر کر سکتے ہیں حضرت امیر المومنین کے وہم میں بھی نہیں ہوگا کیونکہ وہ ایک تحریر میں اپنی خلافت سے پہلے لکھ چکے ہیں کہ

"حضرت صاحب کی تحریروں سے مجموعی طور پر میں یہ نتیجہ نکالتا ہوں کہ خلیفہ جماعت و انجمن کا مطاع ہے اور اسکے ماتحت انجمن بھی اپنی مفوضہ کاموں میں قابل احترام و اطاعت ہے"

پس یہ گمان کرنا کہ وہ انجمن توڑنا چاہتے ہیں سراسر ظلم اور اتہام ہوگا ہاں ہم یہ ایمان رکھتے ہیں کہ وہ انجمن کے مطاع ہیں انجمن کو انکی ہدایات کے ماتحت رہنا ضروری ہے اور اگر انجمن پر کوئی نگران اور حکمراں نہ ہو تو اس انجمن کا بھی وہی حشر ہو جو دوسری انجمنوں کا ہوتا ہے قوم میں جو یہ سپرٹ پیدا کی جاتی ہے کہ انجمن کا اجتہاد کافی اور اسکا فیصلہ ناطق ہے اسکی تہہ میں سوائے اسکے اور کوئی زور نہیں کہ ایک خود مختارانہ حکومت حاصل ہو جائے۔ اور کوئی ان لوگوں کو اگر وہ غلط راہ بھی اختیار کریں روک نہ سکے اسلئے انجمن کے فیصلہ کو ناطق اور لائف ممبری کے تحفظ کو پیش کر کے ناجایز رعب انجمن کا پیدا کیا جاتا ہے۔ انجمنوں کے حالات سے ہماری جماعت غافل نہیں جو حالات انجمنوں کے پبلک میں آتے رہے ہیں انہیں دیکھکر جماعت اپنے اموال تو شاید سپرد کر دے مگر انجمن کے سپرد متاع ایمان نہیں ہو سکتا۔

پس انجمن کو ایک ضابطہ اور قانون کے نیچے رکھنے کے لئے خلیفہ کی حکومت ہو سکتی ہے اسلئے کہ ساری جماعت جب خلیفہ کو مطاع سمجھتی ہے تو اس کے لئے ایک حکم کے نیچے انجمن کی اصلاح پر قوم کو توجہ ہو سکتی ہے اگر یہ نہیں تو پھر وہ کیا چیز ہے جو انجمن کو غلط کاریوں سے روک سکتی ہے۔ اور یا پھر یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ انجمن معصوم عن الخطا ہے اور ایسا نہیں ہے۔ اس نکتہ کو یاد رکھو +

علیحدہ بیعت کے مدعی اسوقت تک صرف دو ہی آدمی ہوئے ہیں ایک تو مولوی یار محمد صاحب مجھے معلوم نہیں کہ انکے کتنے مرید ہیں۔ دوسرے مولوی عبید اللہ صاحب تیماپوری جن کے ہاتھ پر نئے اور پرانے بیعت کرنے والوں کی تعداد ایک سو سے زیادہ نہیں ہے۔ اور انکے تمام مریدین نے یوم بیعت سے صدر انجمن کو چندہ بھیجنا قطعاً ترک کر دیا ہوا ہے اور اگر ایسے ہی چند اور بیعت کنندے پیدا ہو گئے تو پھر انجمن کی خیر نہیں (صادق)

ضروری سوال

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلے علٰی رسولہ الکریم

(۱) درحالیکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی زندگی میں صدر انجمن قایم فرمائی - اور اپنی زندگی میں رسالہ الوصیت شایع فرمایا - اور ان کی زندگی میں اراکین صدر انجمن نے کام شروع کردیا - اور الوصیت نافذ ہوا - اور اُن کے فوت ہونے کے وقت صاحبزادگان خورد سال تھے - اور حضرت مولوی نورالدین صاحب مرحوم ومبرور نے باوجودیکہ حضرت اقدس مسیح موعود کی زندگی میں ایک جماعت تیار کی ہوئی تھی - مگر قطعاً خواہش خلافت ظاہر نہیں فرمائی بلکہ خلافت پیش کی گئی - تو انکار صریح فرمایا - جناب مولوی محمد علی صاحب اور اون کے ہم خیال احباب بتلائیں کہ اگر الوصیت کا مطلب یہی تھا - کہ کسی خلیفہ کی ضرورت نہیں بلکہ حضرت اقدس مسیح موعود کی قایم مقام تمام اُمور میں صرف صدر انجمن ہے تو

(الف) مولوی محمد علی صاحب اور ان کے دیگر ہم خیال احباب نے ام المؤمنین سے مشورہ کرکے حضرت مولوی نورالدین صاحب کو کیوں خلیفہ بننے پر مجبور فرمایا - اور اگر خلیفہ کے ہاتھ پر اون احمدیوں کو جو حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت ہو چکے ہیں - بیعت کرنے کی ضرورت نہیں تھی - تو

(ب) مولوی محمد علی صاحب اور انکے دیگر ہم خیال احباب نے مولوی نورالدین صاحب مرحوم ومغفور کے ہاتھ پر کیوں بیعت کی - اور اگر یہ پہلی بیعت نعوذ باللہ غلطی سے ہوئی تھی تو

(ج) جنوری ۱۹۱۰ء میں جب خلیفہ اور صدر انجمن کے اقتدارات کے متعلق چند سوالات شایع ہوئے تھے - اور حضرت خلیفۃ المسیح نے خاص خاص احباب کو بولا کر تفرقہ مذکور مٹایا تھا - اور مولوی محمد علی صاحب اور چند دیگر سربر آوردہ احباب نے دوبارہ بیعت لی تھی - اس وقت ان اصحاب نے کیوں بیعت کی - اور

(د) مولوی محمد علی صاحب اور انکے دیگر ہم خیال احباب نے چند سال کے عرصہ دراز تک اپنے آپ کو اور تمام قوم کو کیوں اس غلط بیعت پر قایم رہنے دیا - اور کیوں غلط خلیفہ کے عزل کی کوشش نہ فرمائی ۔

مولوی محمد علی صاحب اور اون کے دیگر ہم خیال احباب کو معلوم ہونا چاہئیے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے متعلق جو وجوہات انھوں نے ٹریکٹ میں درج فرمائے ہیں وُہ نہایت کمزور اور غلط ہیں - اور کسی صورت میں تشفی بخش نہیں - اور یہ امر بھی خلاف واقع ہے کہ حضرت مسیح موعود کی وفات پر خلافت کا سوال قوم کے آگے پیش کیا گیا اور شوریٰ ہوا - اور قوم نے بالاتفاق حضرت مولوی نورالدین صاحب کی خلافت قبول کی - بلکہ امر واقع صرف اسی قدر ہے کہ چند اراکین صدر انجمن نے حضرت ام المؤمنین سے مشورہ کرکے حضرت مولوی نورالدین صاحب کے سامنے خلافت پیش کی - تمام قوم کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے خودبخود حضرت مولوی نورالدین صاحب کی طرف متوجہ کردیا ہوا تھا کوئی انسان محرک نہ تھا - کسی انسانی تحریک کا اس میں شائبہ نہ تھا - اور یہی وجہ تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح اپنے تمام عہد خلافت میں بھی فرماتے رہے کہ خلیفہ بنانا خدا کا کام ہے - انتخاب خلافت خدا کا کام ہے ۔

(۲) جناب مولوی محمد علی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح کی بیماری کے ایام میں ٹریکٹ لکھا - اور طبع کرایا اور مخفی رکھا اور حضرت خلیفۃ المسیح کی وفات کے بعد شایع کیا - کیا مولوی صاحب موصوف کو یہی خیال نہ تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح کو علم ہوا تو وُہ اس کے حرف حرف کی تردید کر دینگے؟ ۔

احمد الدین اپیل نویس لودھیانہ

انصار اللہ کی سازش کا انکشاف ہو گیا

الحمد للہ والمنۃ کہ وہ سازش جس کے مُتعلّق منکرین خلافت نے بڑے زور شور سے مضامین لکھے ہیں اور انھوں نے اپنی پوزیشن کا کچھ بھی خیال نہ کرکے حق کو ملتبس کرنے کے لئے غلط بیانیاں کیں ہم نے اُن سے مطالبہ کیا تھا - کہ وہ ان لوگوں سے جو انصار اللہ میں داخل تھے اور کسی ایک یا کسی دوسری وجہ سے بیعت نہیں کرسکے - اُن سے حلفی بیان لے کر شایع کیا جاوے کہ کیا کبھی کوئی ایسی سازش ہوئی ؟ وہ آجتک اس سوال کا جواب نہیں دیکر اور نہیں دے سکیں گے - خدا بھلا کرے حکیم محمد حسین مرہم عیسیٰ کا (جنھوں نے اس وقت تک بیعت نہیں کی اور انھوں نے تازہ پرچہ پیغام میں خلافت محمود پر مضمون لکھا اور مخالفت کی ہے) کہ انہوں نے شہادت حقہ کو ادا کر دیا ہے اور بحیثیت انصار اللہ اپنی شہادت دی ہے - امید ہے کہ ڈاکٹر محمد حسین شاہ اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب خصوصیت سے اس کو پڑھیں گے - اگر وہ تقوے اور سلامت روی کی راہ پر چلنا پسند کرتے ہیں تو انہیں لازم ہے کہ وہ اپنے الزام بے جا کی معذرت کریں - اور احمدی پبلک کو جس گمراہی میں ڈالا ہے اس سے توبہ کریں اور انصار اللہ پر بے جا الزام لگانے سے جو ان کے محسوسات کو صدمہ پہنچایا ہے اس کے لئے معذرت کا اظہار کریں - دیکھنا چاہیئے کہ وہ کہانتک راستی اور راور صداقت کے آگے سر جھکاتے ہیں ۔"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہٗ -

میں سچے دل سے اسبات کی شہادت دیتا ہوں کہ میں انصار اللہ کا ممبر ایک مدّت تک تھا - اور اب بھی اگر میاں صاحب نے مجھے انصار اللہ میں سے نہیں نکالا تو میں انصار اللہ کا ممبر اپنے آپ کو سمجھتا ہوں - جسقدر کمیٹیاں انصار اللہ کی لاہور میں ہوئیں اور جن میں مَیں شامل ہوا - مینے کبھی کسی کو حضرت صاحبزادہ صاحب بزرگوار کے لئے خلیفہ بنانے کی سازش کرتے ہوئے یا اس قسم کی گفتگو کرتے ہوئے نہیں پایا - واللہ علیٰ ما نقول شہید اور نہ ہی حضرت صاحبزادہ صاحب بزرگوار کی طرف سے مجھے کبھی کوئی تحریر اس قسم کی آئی - کہ جس سے خلیفہ بنانے کی سازش کا کوئی شائبہ پایا گیا ہو - اور حضرت صاحبزادہ صاحب کی کوئی اس قسم کی سازش کی گفتگو میرے ساتھ نہیں ہوئی ۔

محمد حسین بقلم خود مرہم عیسیٰ ۔

ضروری اطلاعیں

اخبار الفضل کو ہفتہ میں تین مرتبہ کر دیا گیا ہے تاکہ احباب کو سلسلہ کے متعلق ضروری خبریں جلد سے جلد پہنچ سکیں - اور ایک پہلو سے قادیان سے گویا ایک روزانہ اخبار جاری ہو گیا - ہم ایسا انتظام کرنا چاہتے ہیں کہ الحکم اور نور کی تاریخیں ایسی ہو جاویں جو سب بلکہ ایک روزانہ اخبار کا کام دے سکیں ۔

صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب جب تک مستقل طور پر آکر چارج لیں - اخبار کی ترتیب کا کل کام الفضل کا ایڈیٹوریل سٹاف کر رہا ہے - اور وہی اس کے لئے ذمہ وار ہے ۔

الفضل کے اگلے نمبر سے حضرت امیر المؤمنین فضل عمر کا درس قرآن مجید اور آپکے ملفوظات شایع ہونے شروع ہو جائیں گے اسلئے یہ وقت ہے کہ احباب اسکی خریداری میں کوشش کریں یہ ایک خصوصیت اسے حاصل رہے گی ۔

ہفتہ میں تین بار الفضل کی قیمت کے متعلق ابھی تک کوئی فیصلہ ..... نہیں کیا گیا - لیکن یہ سوال زیر غور ہے - جلد اطلاع دی جاسکیگی ۔

لاہوری وفد بارگاہِ خلافت میں نہیں آیا وجہ نہ آنے والوں کو معلوم ہو گی ۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی وفات پر اخبارات کے آراء

——— قطع نظر اپنے مختص الفرقہ بعض خاص معتقدات کے اس میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ کہ حکیم صاحب مرحوم ایک نہایت بلند پایہ عالم عامل اور علوم دینیہ کے بہت بڑے خادم تھے اس پیرانہ سالی اور ضعف و مرض کی حالت میں بھی آپ کا بیشتر وقت تعلیم و تعلم میں صرف ہوتا تھا۔ اور ایک طبیب حاذق ہونے کی حیثیت سے بھی آپ خلق اللہ کی بہت خدمت بجالاتے تھے۔ اس لحاظ سے مرحوم کا انتقال واقعی سخت رنج و ملال کے قابل ہے ۔ (انسٹیٹیوٹ گزٹ ۱۸ - مارچ ۱۹۱۴ء)

——— نہایت رنج اور افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ حکیم حافظ حاجی مولوی نورالدین صاحب جو بلحاظ عقاید جماعت احمدیہ کے خلیفۃ المسیح بلحاظ علم و فضل مسلمانوں کے مایۂ ناز اور بلحاظ ہمدردی عوام انسانیت کے لئے مایۂ افتخار رہتے۔ کچھ عرصہ کی علالت کے بعد ۱۳ - مارچ کو بعد دوپہر ۲ دو بجے قادیان میں انتقال فرما گئے ہیں۔ مولوی نورالدین صاحب کی وفات پر احمدی اخبارات کے علاوہ تمام اسلامی اخبارات نے باوجود ان کے مذہبی عقاید سے اختلاف رکھنے کے نہایت رنج و افسوس کا اظہار کیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ مولوی نورالدین جیسا قابل فرزند ہندوستان کے مسلمانوں میں ایک عرصہ کے بعد پیدا ہوسکیگا ۔ (کشمیری میگزین ۲۱ - مارچ ۱۹۱۴ء)

——— گو اصولاً ہمارے و اُن کے خیالات میں اتنا ہی فرق تھا جتنا کہ قطب جنوبی و قطب شمالی کے درمیان ہے لیکن پھر بھی یہ کہنا دیانت کا خون کرنا ہوگا کہ وہ راسخ الاعتقاد - ایماندار و نیک آدمی تھے۔ علاوہ برین ہم جانتے ہیں کہ ان کے دل مین اشاعت اسلام کا بڑا درد اور قران شریف کے پڑھنے پڑھانے سے خاص محبت تھی۔ اور وہ مرنے سے چند یوم پہلے تک برابر دونوں کام سرانجام دیتے رہے (مسافر آگرہ ۲۰ - مارچ ۱۹۱۴ء)

——— احمدی سلسلہ میں یہ خلیفۃ المسیح اور عام طور سے مسلمانوں میں اپنے تبحر علمی اور زہد و اتقاء کی خوبیوں سے نہایت محترم اور اسلام کے محاسن اور اس کی اشاعت میں کوشان تھے۔ انکی زندگی مین ہزار ہا ایسے موقعے آئے کہ انکی آزمائش ہوئی جس میں انہون نے صداقت کو کبھی ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ نے جو جو فضل و کرم اور ثمرۂ اعتماد و صبر انھیں بخشا تھا۔ اس کی تفصیل سوانح عمری میں پائی جاتی ہے جس سے دل پر نقش ہوتا ہے کہ وہ ایک سچے خدا پرست اور سچے موحد تھے۔ اور انکی زندگی اسلاف کے پاک نمونہ پر بسر ہوئی۔ وہ صرف مذہبی پیشوا نہیں تھے بلکہ اعلےٰ درجہ کی طبیعت بھی تھی۔ اور اعلےٰ درجہ کی کتابون کے فراہم کرنے اور خلق اللہ کو فایدہ پہنچانے کا خاص ذوق تھا ۔ (مشرق - ۱۷ - مارچ ۱۹۱۴ء)

——— آپ درویش منش اور منکسر المزاج خلیق اور ملنسار تھے۔ عالم باکمال اور طبیب بے مثال تھے۔ مذہب کا آپ کو اتنا خیال تھا کہ ایام علالت میں بھی قرآن شریف کے ترجمے میں گہری دلچسپی لیتے رہے ۔ (بھارت - ۲۰ - مارچ ۱۹۱۴ء)

——— احمدی جماعت کے خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب نے جو ایک متبحر عالم اور جید فاضل تھے۔ کئی مہینے کی مسلسل علالت کے بعد جمعۃ المبارک کے دن ٹھیک پونے دو بجے اس دار فانی سے عالم جاودانی کو کوچ کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہمین اپنے احمدی دوستون سے اس قومی و مذہبی صدمہ میں دلی ہمدردی ہے۔ اور ہماری دُعا ہے کہ خداوند کریم انکو صبر عطا فرما دے ۔ (افغان - ۱۹ - مارچ ۱۹۱۴ء)

——— مولوی صاحب مرحوم کیا بلحاظ طبابت و حذاقت اور کیا بلحاظ سیاحت، علم و فضیلت و علمیت ایک برگزیدہ بزرگوار تھے۔ علم سے اُن کو عشق تھا۔ اور فراہمی کتب کا خاص شوق۔ اون کا پیدایشی وطن بھیرہ ضلع شاہ پور ہے۔ مگر عمر کا بڑا حصہ باہر گذرا۔ اور آخری حصہ قادیان میں ۔ (وطن - ۲۰ - مارچ)

——— مرحوم جیسا کہ زمانہ واقف ہے ایک بے بدل عالم اور زہد و اتقاء کے لحاظ سے مرزائی جماعت کیلئے تو واقعی ایک پاکباز اور ستودہ صفات خلیفہ تھے۔ لیکن اگر ان کے مرزایانہ مذہبی عقاید نظر انداز کرکے دیکھا جائے۔ تو بھی وہ ہندوستان کے مسلمانوں میں بے شک ایک عالم متبحر و جید فاضل تھے۔ کلام اللہ سے آپ کو جو عشق تھا وہ غالباً بہت کم عالمون کو ہوگا۔ اور جس طرح آپنے عمر کا آخری حصہ احمدی جماعت پر صرف قرآن مجید کے حقایق و معارف آشکارا فرمانے میں گذارا۔ بہت کم عالم اپنے حلقہ میں ایسا عمل کرتے ہوئے پائے جائینگے۔ حکمت میں آپکو خاص دستگاہ تھی۔ اسلام کے متعلق آپ نے نہایت تحقیق و تدقیق سے کئی کتابیں لکھیں اور معترضین کو دندان شکن جواب دیئے۔ بہر حال آپ کی وفات مرزائی جماعت کیلئے ایک صدمۂ عظیم اور عام طور پر اہل اسلام کے لئے بھی کچھ کم افسوسناک نہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔ (میونسپل گزٹ - ۱۹ - مارچ ۱۹۱۴ء)

——— مرحوم فرقہ احمدیہ کے ممتاز ترین رکن اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے جانشین تھے۔ آپ کے علم و فضل کا ہر شخص معترف تھا۔ اور ان کے علم اور بردباری کا عام شہرہ تھا۔ اُن کی رُوحانی عظمت و تقدس کے خود مرزا صاحب بھی قایل تھے ۔ (وکیل - ۱۸ - مارچ ۱۹۱۴ء)

——— حکیم صاحب سے ہمیں ذاتی تعارف حاصل تھا ذاتی تعارف ہی نہیں بلکہ ایک عرصہ تک ہم اور حکیم صاحب جموں میں ایک ساتھ رہے ہیں یہانتک تعلق بڑھا ہوا تھا کہ حکیم صاحب شام کا کھانا ہر روز آندھی آئے یا مینہہ۔ ہمارے مکان پر آکے کھایا کرتے تھے۔ مغرب کی اور عشاء کی نماز ہم ان کے ساتھ پڑھتے تھے۔ طبیعت میں مذاق بہت تھا۔ نیک دل اور مخیر تھے۔ صورت شکل وجیہ تھی۔ رنگت گندمی تھی۔ قد لمبا تھا داڑھی اسقدر گھنی تھی کہ آنکھوں کے حلقون تک داڑھی کے بال پہنچے ہوئے تھے۔ جموں اون کے ماتحت مدرسے اور شفاخانے تھے۔ جن کا انتظام وہ نہایت عمدگی اور نیک نیتی سے کرتے تھے اسوقت حکیم فدا محمد خان صاحب مرحوم مہاراجہ رنبیر سنگھ کے طبیب خاص تھے۔ اس عہدے میں گویا حکیم نورالدین صاحب ان کی ماتحتی میں بھی کام کیا کرتے تھے حکیم صاحب موصوف کو دو سو یا ڈہائی سو روپے کی تنخواہ ملتی تھی۔ آپ تعجب سے سُنیں گے کہ اس تنخواہ کا بڑا حصہ نہایت سیر چشمی اور فیاضی سے طلباء پر آپ خرچ کر دیا کرتے تھے بہت سے طلباء آپکے ساتھ رہتے تھے نہ صرف انکی تعلیم کے آپ کفیل تھے بلکہ کھانا کپڑا بھی بڑی فراخی سے انھیں دیا کرتے تھے۔ آپنے اپنی عمر میں صدہا بے خانمان اور غریب طلباء کو پرورش بھی کیا اور پڑھا بھی دیا۔ شیخ عبداللہ صاحب پلیڈر علی گڈھ اور ایڈیٹر رسالہ خاتون آپ ہی کے پروردہ اور مسلمان کئے ہوئے ہیں۔ شیخصاحب پہلے کشمیری پنڈت تھے۔ حکیم صاحب نے انہیں مسلمان بھی کیا اور پڑہایا لکھایا بھی۔ یہانتک کہ علیگڈھ کی تعلیم کا خرچ بھی آپ برابر اٹھاتے رہے۔ غرض یہ ہے کہ طبیعت میں ایثار کوٹ کوٹ کے بھرا ہوا تھا۔ آپ کی زندگی کے دو ہی بڑے بڑے مذاق تھے ایک طلباء کی پرورش اور تعلیم دوسرے نادر الوجود کتابوں کا جمع کرنا۔ بس اسی میں آپکی تنخواہ صرف ہو جاتی تھی آپ بہت ہی منکسر المزاج اور خلیق تھے۔ ساتھ ہی ہر ایک کام سچائی